سوال

(279) دو یا تین نابالغ بچوں کی وفات پر جہنم سے آزادی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کوئی ایسی حدیث ہے اگر کسی کے دو یا تین نابالغ بچے فوت ہوجائیں تو اللہ ان کے والدین کو جنت میں جگہ دے گا؟ برائے مہربانی صحیح رہنمائی کریں۔ (ابو حنظلہ، گجرات)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

والدین کو اگر اپنی نابالغ اولاد کی موت کا صدمہ برداشت کرنا پڑے تو ایسے والدین کو اس صدمے کا اجر ملتا ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"جب کسی مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہوجائیں تو اللہ ان بچوں پر رحم کی وجہ سے ایسے مسلمان کو جنت میں داخل کردے گا"۔ (صحیح البخاری کتاب الجنائز)

ایک خاتون بچہ لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر کہنے لگی:

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بچے کے لئے دعا فرمائیں کیونکہ میں اس سے قبل تین بچوں کو دفنا چکی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا: "تب تو تم نے جہنم سے ایک بہت محفوظ باڑ بنا لی ہے"۔ (صحیح مسلم)

اگر کسی مسلمان کے دو بچے بھی فوت ہوجائیں تو وہ بھی اپنے والدین کے لئے ذریعہ نجات بن سکتے ہیں، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار خواتین سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

"تم میں سے جس کے تین بچے فوت ہوجائیں وہ (قیامت کے دن) جہنم سے رکاوٹ کا ذریعہ بن جائیں گے"۔ ایک عورت نے پوچھا "اگر کسی کے دو بچے فوت ہوجائیں تو کیا حکم ہے "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں دو بچے بھی جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گے"۔ (صحیح البخاری کتاب الجنائز، صحیح مسلم)

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ صریحہ سے معلوم ہوا کہ مسلمان آدمی کو اگر اپنے تین یا دو نابالغ بچوں کا صدمہ برداشت کرنا پڑے تو اس اندوہناک اور غمناک حادثہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو اجر سے نوازے گا اور یہ بچے ان کے لئے جہنم سے بچنے کا ذریعہ بن جائیں گے اور اس واقعہ پر اللہ تعالیٰ انہیں جنت نصیب کرے گا۔ مومن آدمی کا معاملہ اللہ کے ساتھ بہت پیارا ہے یہ مصیبت آنے پر صبر سے کام لیتا ہے اور خوشی آنے پر شکر کرتا ہے اور صبر و شکر دونوں اس کے حق میں اللہ کی عظیم نعمتیں ہیں لہذا مسلم آدمی کو ہر مصیبت پر صابر اور ہر خوشی و مسرت پر شاکر رہنا چاہیے اور ہر دو صورتوں میں اس کے لئے اجر ہی اجر ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب الادب، صفحہ:373

محدث فتویٰ